# شہیدِ علم

مولانا محمد یوسف افشانی
استاذِ حدیث ورئیس دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی

یہ جہاں بھی عجب جہاں ہے، اس میں قدرت نے اگر کسی چیز کو دوام بخشا ہے، تو وہ فنا وزوال ہے کہ اس جہاں میں ثبات اور دوام صرف اور صرف فناء اور زوال کو ہے اور بس! موت کی گرفت سے آج تک نہ کوئی بچ سکا اور نہ ہی قیامت تک کوئی بچ سکے گا، یہاں نیک وبد کا فرق ختم ہو جاتا ہے اور امیر وغریب کی تمیز مٹ جاتی ہے، بلکہ ایک موقع پر پوری کائنات ان (فنا وزوال) کا کشتۂ تیغ ہو جائے گی اور ''وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَام'' والی حقیقت سے پردہ اٹھ جائے گا، لیکن اس جہانِ فانی میں کچھ ایسی شخصیات بھی ہوتی ہیں کہ ان کی عمر کی شمع کو تو اَجل پھونک دیتی ہے، لیکن ان کے کردار، خدمات اور احسانات کی بنا پر ان کی یادوں کی شمعیں نہ صرف روشن رہتی ہیں، بلکہ زمانہ گزرنے کے ساتھ ساتھ فزوں تر ہوتی ہیں، دنیا میں نہ ہوتے ہوئے بھی محافل کی زینت اور مجالس کی رونق ہوتی ہیں۔

اس مبارک اور قابلِ رشک کارواں کے ایک فرد حضرت مولانا مفتی عبدالمجید دین پوری شہید رحمہ اللہ تعالیٰ بھی ہیں۔ موصوف نے اپنی زندگی علم حاصل کرنے، پھر اس علم کو پھیلانے اور امت کی رہنمائی کے لئے وقف کردی تھی۔ آپ نے فقہ وافتاء جیسے جان گسل، محنت طلب میدان کا انتخاب کیا اور اپنی تمام صلاحیتوں کو اس میں صَرَف کیا اور اس میدان کے شہسوار ثابت ہوئے۔ ہزاروں کی تعداد میں مسائل آپ کی نظر سے گزرے اور اتنی ہی تعداد میں آپ کی تصویب وتصدیق سے مزین ہو کر اُمت تک پہنچے، اور آپ نے کتنے سائلین کی رہنمائی فرمائی؟ اس کا اندازہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ کے دارالافتاء میں سائلین کی آمد سے بآسانی لگایا جاسکتا ہے۔

## جدید مسائل پر آپ کی نظر

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے دارالافتاء کو عالم اسلام میں جو مقام حاصل ہے، وہ محتاجِ بیان نہیں ہے اور امت کو اس ادارے کے فتوی پر اعتماد بھی ہے، اس لئے ملک اور بیرونِ ملک سے جامعہ کے دارالافتاء میں ہر قسم کے استفتاءات آپ کی سرپرستی اور رہنمائی میں حل ہوتے اور اس کے

ساتھ عام مسلمانوں کے پیش آمدہ مسائل پر آپ وقیع اور مدلل نقطۂ نظر رکھتے تھے اور ہر قسم کے فتنوں سے باخبر رہتے اور اُن کی سرکوبی کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے اور مسلمانوں کو ان سے بچانے کی کوشش فرماتے تھے، چنانچہ کچھ عرصہ قبل ایک کفریہ فلم ''خدا کے لئے'' جو پاکستان میں فلمائی گئی تھی، جس میں اسلام اور شعائرِ اسلام کا مذاق اڑایا گیا تھا، اس کے پاکستان میں ریلیز ہونے سے پہلے ہی آپ نے اس سے متعلق حکمِ شرعی واضح کرتے ہوئے فتویٰ جاری کیا اور بہت سارے مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت فرمائی۔ اسی طرح مروجہ اسلامی بینکاری سے متعلق مفصل تحریر جو ''مروجہ اسلامی بینکاری، تجرباتی مطالعہ، شرعی جائزہ، فقہی نقد وتبصرہ'' کے نام سے کتابی شکل میں منظرِ عام پر آچکی ہے، بھی آپ کی سرپرستی میں مرتب ہوئی۔ ''موبائل فون لون'' کے حکمِ شرعی پر بھی پہلا فتویٰ آپ ہی کا تھا، ماضی قریب میں بلکہ ماہنامہ ''بینات'' کے فروری کے شمارے میں آپ نے ''مروجہ تکافل'' (جو عرصہ دراز سے زیرِ بحث ایک معرکۃ الآراء مسئلہ تھا، آپ نے اس کے متعلق بھی فتویٰ صادر فرمایا۔ ''مسئلہ تحریف قرآن، یک طرفہ عدالتی خلع اور پرائز بانڈ'' جیسے اہم موضوعات پر بھی آپ نے بہت مفصل فتاویٰ صادر فرمائے۔ غرض شاید ہی کوئی نیا مسئلہ ایسا ہو، جس میں آپ نے اُمت کی رہنمائی نہ فرمائی ہو، ''جزاهم الله عنا وعن سائر المسلمين''۔

بحث وتحقیق کی شاید ہی کوئی وقیع مجلس ایسی ہو جس میں آپ نے شرکت نہ فرمائی ہو اور امت مسلمہ کو درپیش مسائل میں ان کی بروقت رہنمائی نہ فرمائی ہو، اس وادیٔ خاردار میں آپ جس کامیابی سے گزرے، اس کو صرف محنت اور فہم وفراست کا نتیجہ قرار نہیں دیا جاسکتا، بلکہ اُسے ایک ولی اللہ کی کرامت ہی کہا جائے گا۔

## آپ کی تواضع اور انکساری

موصوف کی سب سے زیادہ جاذب اور دلکش ادا جس نے ہر ایک کے دل دماغ پر عقیدت اور محبت کا نقش قائم کیا، وہ آپ کی متواضع طبیعت تھی۔ تواضع کی باتیں پڑھنے کو تو بہت ملتی ہیں، لیکن تواضع کی عملی شکل دیکھنے کو بہت کم ملتی ہے۔ آپ علم وفضل کے جس قدر اونچے منصب پر فائز تھے، اُسی قدر منکسر المزاج اور متواضع تھے، اس پر مُستزاد یہ کہ جب بھی کسی سے ملتے، تو اس طرح خندہ پیشانی اور متبسم چہرے کے ساتھ ملتے کہ ملنے والے کو اِحساس نہیں ہوتا کہ میں اتنی بڑی شخصیت سے ملاقات کررہا ہوں، بلکہ اپنی عظمت اور بڑائی کو تواضع اور اپنائیت کے پردے میں اس طرح سے چھپالیتے کہ اجنبی ملاقاتی بھی یہ محسوس کرتا کہ میں اپنے کسی پرانے، بے تکلف دوست سے ملاقات کررہا ہوں۔ آپ اپنے مصروف اوقات میں ملنے والے کو یہ محسوس نہیں ہونے دیتے کہ آپ عُجلت میں ہیں۔ اس تواضع وانکساری اور ملنساری جیسے بلند اوراخلاقِ کریمانہ نے آپ کی محبت ہر دل پر ثبت کردی تھی۔ ''وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ''۔

شاید انہی اَوصاف کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو شہادت کا وہ بلند مقام ومرتبہ عطا فرمایا، جس کی توصیف قرآن مجید نے اس طرح فرمائی: '' أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ

وَالصَّالِحِیْنَ ‘‘ اوران کی رفاقت کو اچھی رفاقت قرار دیا ہے۔

آپ کی شہادت کا سانحہ اہلِ علم حضرات کے لئے عموماً اور جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے لئے خصوصاً ایک عظیم سانحہ ہے۔ جامعہ علوم اسلامیہ اس حوالہ سے ایک درخشاں روایت کا حامل ہے کہ جامعہ نے تسلسل کے ساتھ شہادتیں پیش کیں، یہ جامعہ اور اہلِ جامعہ کے لئے اعزاز اور افتخار کی بات ہے۔ لیکن سفّاک دشمن جن ناپاک عزائم کی تکمیل کے لئے یہ شنیع اور قبیح جرم کا ارتکاب کررہا ہے، اس کے یہ عزائم ان شاء اللہ! کبھی پورے نہیں ہوں گے۔ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن وہ شجرِ مبارک ہے جو ’’أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِيْ السَّمَآءِ ‘‘ کا مصداق ہے، مصائب کی خزاں اس کے برگ وبار کو متاثر نہیں کرسکی۔ ع

برق گرتی ہے تو یہ نخل ہرا ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ نے اس ادارے کو وہ مقبولیت، آفاقیت اور محبوبیت عطا کررکھی ہے کہ فراعنۂ عصر اپنی مکروہ چال بازیوں کے باوجود اس کو متاثر نہ کرسکے اور ان کے علی الرغم یہ گلشن اسی طرح شاداب رہے گا، ان شاء اللہ! اور یہاں سے ’’قال اللّٰہ وقال الرسول ‘‘ کی صدائیں بلند ہوتی رہیں گی اور بزبانِ حال جامعہ ان فراعنہ سے کہہ رہا ہے:

رہے ہیں اور ہیں فرعون میری گھات میں اب تک
مگر کیا غم کہ میری آستین میں ہے یدِ بیضاء

آپ کی شہادت جہاں ایک عظیم سانحہ ہے، وہاں اربابِ حل وعقد کے لئے ایک تازیانہ بھی ہے کہ ایسے لوگ جن کی زندگی امن واخوت کے درس کے لئے وقف تھی، ان کی اس طرح سے دن دہاڑے سرِ عام شہادت کیا پیغام دیتی ہے؟! انتظامیہ کس قدر بے حس اور بے بس ہوچکی ہے کہ اتنی عظیم ہستیوں کو اس طرح سے شہید کیا جاتا ہے اور یہ ٹس سے مس بھی نہیں ہوتی۔ خدا جانے کہ ہمارے خفیہ ادارے کس مقصد کے لئے ہیں؟! اور ان کی تربیت کے یہ بلند وبانگ دعوے کہاں جاتے ہیں؟ ان پر قوم کا خطیر سرمایہ کس مقصد کے لئے صرف کیا جاتا ہے کہ یہ ادارے دہشت گردوں تک رسائی حاصل نہیں کرسکتے۔

اس رَوِش سے تو دہشت گردی کی لعنت کو جو فروغ ملے گا، وہ ملک وملت کے لئے کن بحرانوں کو جنم دے گی؟ اِس کی سنگینی کا اندازہ ابھی نہیں لگایا جاسکتا۔ انتظامیہ کی قانونی، اخلاقی اور شرعی ذمہ داری بنتی ہے کہ ان ظالموں تک رسائی حاصل کرے اور انہیں کیفرِ کردار تک پہنچائے، اور اگر انتظامیہ کے یہ لوگ اس فریضہ میں کوتاہی کا ارتکاب کریں گے، تو قیامت کے دن اللہ کے سامنے جواب دہ ہوں گے، ان شہداء کا لہو اِن کے دامن پہ ہوگا اور اُن سے پوچھ ہوگی کہ امن وامان کی ذمہ داری اُٹھانے کے باوجود امن وامان ناپید کیوں رہا؟! ۔ اگر فرائض پورے نہیں کرسکتے، تو مستعفی ہوجاتے، لیکن یہ کیا ظلم ڈھایا کہ عہدہ اور منصب کے مزے تو لوٹے، لیکن ذمہ داری کو پورا نہ کیا۔ زندگی چند کی دن ہے، پھر اللہ تعالیٰ کے

سامنے پیش ہونا ہے: ’’وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ‘‘۔

جگر نے کیا خوب کہا:

اَرباب ِستم کی خدمت میں بس اتنی سی گزارش ہے میری
دنیا سے قیامت دور ہی سہی دنیا کی قیامت دور نہیں

اللہ تعالیٰ موصوف کی شہادت کو قبول فرمائیں، اہل جامعہ اور ان کے اہل وعیال کو اُن کی برکات سے محروم نہ فرمائیں۔ أللّٰهم اغفره و ارفع درجته في المهديين، أللّٰهم افسح له في قبره ونوِّر له فيه ولاتفتنا بعده. آمين.

☆☆......☆☆